اور معیارات ، انگریزی والے اسکول اور اُردو والے اسکول ، حاکم و مقتدر طبقے کے بچوں کے لیے درس گاہیں اور عوام کے لیے درس گاہیں ، مُلکی مراکزِ تعلیم اور غیر مُلکی مشنری مراکزِ تعلیم ، ان چیزوں نے قوم کو ذہنی طور پر طبقاتی جزیروں میں تقسیم کر دیا ہے -

۴ ۔ طبقاتی نظامِ تعلیم کو ختم کرنے کا طریقہ " توحیدی " ذہنوں کے لیے سوچنا کچھ مشکل نہیں - ایک ہی معیار و مصارف کے اسکول ! ایک ہی نصاب اور نصابی کُتب ، ایک ہی جیسی وَردیاں اور فیسیں ، ایک ہی زبان ذریعۂ تعلیم اور ذریعۂ امتحانات - اس کے سوا کیا نسخۂ اصلاح ہو سکتا ہے ؟

صرف ایک استثنیٰ ضروری ہے - ہمارے دینی احکام اور فطرت کے واضح اشارات تقاضا کرتے ہیں کہ خواتین کے لیے جداگانہ یونیورسٹیاں اور کالج ہوں ، مگر تعلیمی سسٹم ، نصاب ، فیسیں ، ذریعۂ تعلیم اور معیارات یکساں ہونے چاہییں -

---

(بقیہ اسلامی قانون جامد کیوں ؟)

قوانین میں ایک حصہ قواعد و ضوابط کا ہے - یہ صحیح معنوں میں قانون نہیں ہے ، بلکہ معاملات کو سہولت سے سرانجام دینے کے لیے طریقۂ کار ہے - اس میں جو بہترین طریقہ ہو اس کو اختیار کرنا چاہیے -

اس طرح اسلامی قانون ، اسلامی شریعت دائمی (RIGID) اور تغیر پذیر (FLEXIBLE) دونوں حصوں کا مجموعہ ہے - اس لیے اسلامی قانون انسانی فطرت کے لیے زیادہ سازگار ہے - اس لیے یہ ہر زمان اور ہر مکان کے لیے موزوں ہے -

---

تصحیح

ترجمان القرآن ماہ دسمبر ۱۹۸۸ء - مضمون علامہ ابن تیمیہؒ کا تفسیری ورثہ - صفحہ ۱۸۶/۱۹ سطر نمبر ۱۹ میں امام بخاریؒ کے بجائے " امام فراہیؒ " پڑھا جائے - (ادارہ)